36955 ـ تعاونی انشورنس کے حصص کی خریداری کا حکم

سوال

سعودی حصص مارکیٹ میں پیش کیے جانے والے تعاونی انشورنس کمپنی کے حصص کی خریداری کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ.

اما بعد:

اللہ تعالی کی تعریف اور اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کے بعد:

شرعی حکم کو ہم مندرجہ ذیل نقاط میں مختصرا بیان کرتے ہیں:

1 ـ انشورنس کا شرعی حکم:

عصرحاضر کے عام علماء کرام تجارتی انشورنس کی حرمت اور تعاونی انشورنس کے جواز کے قائل ہیں.

یہ قول بڑی بڑی فتوی کمیٹیوں نے لیا ہے، مثلا کبار علماء کمیٹی سعودی عرب، مستقل فتوی کمیٹی سعودی عرب، اور رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کے تابع اسلامی فقہ اکیڈمی، اور موتمر اسلامی جدہ کے تابع انٹر نیشنل اسلامی فقہ اکیڈمی وغیرہ؛.

کیونکہ تجارتی انشورنس دھوکہ و فراڈ اور جوا اور باطل طریقہ سے مال ہڑپ کرنے پر مشتمل ہے، لیکن اس کے برعکس تعاونی انشورنس باہم تکافل و تضامن پر مشتمل ہے، آج انشورنس کے معاملہ میں جو کچھ ہو رہا ہے اسے انصاف کی نظر سے دیکھنے والے کو اس قول میں توسط اور اعتدال اور لوگوں کی ضروریات بغیر کسی دھوکہ و فراڈ اور نقصان کے پوری کرنے کے شریعت اسلامیہ کے مقاصد کی موافقت کا ادراک ہوتا ہے.

اور انشورنس کے اعداد وشمار اور سروے بھی اس پر واضح شاہد ہیں، لہذا تجارتی انشورنس کے نظام میں لمبی لمبی

رقمیں انشورنس کمپنیوں کے پاس جمع ہو جاتی ہیں، لیکن اس کے مقابلہ میں جو معاوضہ لوگوں کو دیا جاتا ہے اگر اس کا مقارنہ اور موازنہ اس منافع کے ساتھ کیا جائے جو کمپنی کو حاصل ہوا ہے تو یہ بہت ہی قلیل شمار ہوتا ہے، جس کے نتیجہ میں انشورنس کی خدمات اور اس کے امتیازات صرف مالدار لوگوں کی اقلیت کے ساتھ خاص ہو کر رہ جاتے ہیں، لیکن اس کے مقابلہ میں فقیر اور محتاج لوگ اکثریت میں ہونے کے باوجود اس سے محروم رہتے ہیں، کیونکہ وہ انشورنس کی اقساط کی ادائیگی نہیں کرسکتے.

ان انشورنس کمپنیوں نے لوگوں کو یہ باور کرا رکھا ہے کہ خطرات صرف اسی طریقہ سے ختم ہو سکتے ہیں اور ان پر کنٹرول ہو سکتا ہے، حالانکہ تعاونی انشورنس کے تجربات اسے جھٹلاتے ہیں، تعاونی انشورنس کئی ایك ترقی یافتہ ممالك میں لاگو کی گئی تو انشورنس کے اہداف کے لیے یہ تجارتی انشورنس کمپنیوں کی بنسبت زیادہ کامیاب رہی.

2 ـ تجارتی انشورنس اور تعاونی انشورنس میں فرق:

تجارتی انشورنس میں انشورنس کمپنی کے ادارے کا ذمہ ان پر اعتماد اور بھروسہ کرنے والے ممبروں کے ذموں سے ایك مستقل حیثیت رکھتا ہے، اور یہ کمپنی استحقاق کے وقت انشورنس کی رقم ادا کرنے کے عوض میں انشورنس کی ساری اور مکمل اقساط کی مستحق ہوتی ہے، اور کمپنی کے پاس قسطیں ادا کرنے والے کی جو رقم باقی بچتی ہے وہ ممبر کو واپس نہیں کی جاتی، کیونکہ یہ اس متفقہ معاوضہ کا عوض شمار ہوتا ہے، اور جب حاصل کردہ اقساط ہر قسم کے معاوضہ کو پورا نہ کرتی ہوں تو اس کمپنی کو یہ حق نہیں کہ وہ ممبران سے زیادہ اقساط کا مطالبہ کرے، اور یہ چیز بالکل دھوکہ کی تجارت اور باطل طریقہ سے لوگوں کا مال ہڑپ کرنا ہے جس سے منع کیا گیا ہے.

لیکن اس کے مقابلہ میں تعاونی انشورنس میں چند لوگ جمع ہوتے ہیں جنہیں چند متشابہ خطرات کا سامنا ہوتا ہے، اور ان میں ہر ایك شخص ایك معین رقم کے ساتھ شریك ہوتا ہے، اور جمع کردہ یہ رقم نقصان اور ضرر پہنچنے والے شخص کو بطور معاوضہ دی جاتی ہے، اور اگر سب کی جمع کردہ رقم صرف کردہ معاوضہ سے زیادہ ہو تو وہ ممبران کا حق ہے وہ واپس لے سکتے ہیں، اور اگر وہ رقم معاوضہ سے کم ہو جائے، یا نقصان کے مقابلہ میں معاوضہ کم ہو جائے تو ممبران کو اضافی رقم جمع کروانے کا کہا جاتا ہے، تاکہ اس کمی کو پورا کیا جاسکے.

اور اس میں کوئی مانع نہیں کہ تعاونی انشورنس کا ادارہ ایك مستقل حیثیت رکھے اور وہ انشورنس کے معاملات کو چلانے کے لیے اجرت یا کمیشن لے، اور اسی طرح اس میں کوئی مانع نہیں کہ انشورنس کے اموال میں سرمایہ کاری کے منافع سے کچھ حصہ سرمایہ کاری کرنے کے وکیل ہونے کی بنا پر کچھ رقم لے لے.

اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں قسموں میں بعض اوقات انشورنس کمپنی انشورنس کروانے والوں سے منفصل اور علیحدہ ہوتی ہے، اور اسی طرح ان دونوں قسموں میں ایك منافع بخش کمپنی بھی ہو سکتی ہے۔ یعنی وہ منافع کا ہدف رکھتی ہے۔ اور ان دونوں قسموں میں دو اساسی اور بنیادی امور میں فرق ظاہر ہوتا ہے.

پہلا فرق:

تجارتی انشورنس میں انشورنس کمپنی اور انشورنس کروانے والے کے مابین معاہدہ کا التزام ہوتا ہے، کہ کمپنی انشورنس کروانے کو معاوضہ دینے کا التزام کرے گی، اور اس کے مقابلہ میں ادا کردہ پوری قسطوں کی مستحق ہو گی.

لیکن تعاونی انشورنس میں اس التزام کی کوئی مجال ہی نہیں، کیونکہ معاوضہ موجود اقساط کی مجموعی رقم میں سے ادا ہو گا، اور اگر معاوضہ کے لیے ساری قسطیں کافی نہ ہوں تو ممبران سے فرق کے عوض میں اضافی رقم طلب کی جائے گی، وگرنہ معاوضہ موجود رقم کے مطابق ہی دیا جائے گا.

دوسرا فرق:

تعاونی انشورنس کمپنی کا انشورنس کراونے والوں کی ادا کردہ اقساط اور کمپنی کی جانب سے نقصان کی مد میں ادا کردہ معاوضے میں فرق سے منافع کا ہدف نہیں ہوتا، بلکہ اگر نقصانات پورا کرنے کے لیے ادا کردہ معاوضہ سے قسطوں کی رقم زیادہ ہو تو باقی ماننده رقم انشورنس کروانے والے کو واپس دی جاتی ہے.

لیکن تجارتی انشورنس میں (قسطوں کی) جمع کردہ رقم انشورنس کروانے والوں کو معاوضہ دینے کا التزام کرنے کی بنا پر انشورنس کمپنی کا حق ہوتا ہے.

3 ـ وطنی تعاونی انشورنس کمپنی کے پچھلے تین برسوں کے مالی حساب و کتاب کی چھان بین کرنے سے واضح ہوا ہے کہ مندرجہ ذیل اسباب کی بنا پر اس کمپنی میں بھی انشورنس کی رجسٹریشن کروانی جائز نہیں ہے:

اول:

کمپنی میں تجارتی انشورنس کا معاہدہ ہے نہ کہ تعاونی انشورنس کا:

باوجود اس کے کہ کمپنی نے اس میں شراکت کرنے والوں کے لیے مالی ادارے کو انشورنس کے اعمال کے مالی ادارہ سے علیحدہ قائم کیا ہے ـ جیسا کہ تعاونی انشورنس میں ہوتا ہے۔ لیکن انشورنس کا نظام ایسے کام سرانجام دے رہا ہے جو تجارتی انشورنس ہونے سے خالی نہیں، بخلاف اس کے کہ جو کمپنی کے نام سے ظاہر ہوتا ہے، یہ سب کچھ مندرجہ ذیل نقاط میں واضح ہوتا ہے:

ا ـ کمپنی کا اساسی اور بنیادی نظام یہ بیان کرتا ہے کہ انشورنس کمپنی کی جمع کردہ رقم جو سب مشترکین کی مجموعی رقم اور نقصانات کے مجموعی معاوضہ میں فرق ہو گا اس کا دس فیصد انشورنس کروانے والے کو واپس کیا جائے گا، اور جمع کردہ رقم سے باقی ماننده 90 % نوے فیصد رقم انشورنس کروانے والوں کے حقوق کا خطرات

کے سامنا کرنے کے نتیجہ میں شراکت داروں کے حصہ میں سے ہو گی. (کمپنی کے اساسی نظام کی شق نمبر 43 اور تعاونی انشورنس کمپنیوں کے مراقبہ کے تنفیذی نظام کی شق نمبر70) اس کا معنی یہ ہوا کہ کمپنی میں انشورنس کا نظام التزام تعاقدی پر قائم ہے، تو اس طرح معاوضہ کا التزام کرنے کے عوض میں شراکت دار اقساط کے مستحق ہونگے، اور یہی تجارتی انشورنس کی حقیقت ہے، اور جمع کردہ رقم کا ایك حصہ واپس کرنا تو صرف اس معاہدے کو شرعی رنگ دینے کی کوشش ہے، حالانکہ تعاونی انشورنس میں تو یہ ضروری اور واجب ہے کہ جمع کردہ ساری رقم انشورنس کروانے کے لیے ہو، اور یہ رقم انہیں واپس کی جائے، یا پھر انشورنس کے کاموں کے لیے احتیاط کے حساب میں رکھی جائے.

ب ـ جو کچھ بیان ہوا ہے اس کی تطبیق کرتے ہوئے 2003 میں کمپنی کا انشورنس کی معاملات سے جمع کردہ مال (178.914.000 ایك سواٹھتر ملین اور نو سو چودہ ہزار ریال) تھی جس میں سے انشورنس کروانے والوں کو (18.000.000 اٹھارہ ملین ریال) واپس کیے گئے، یعنی ساری جمع کردہ رقم کا 10 % دس فیصد، اور اس میں سے احتیاطی رقم لینے کے بعد باقی رقم کو اجمالی جمع شدہ رقم میں ڈال دیا گیا جو کمپنی کے پاس انشورنس کے معاملات کی بنا پر (548.452.000 پانچ سو اڑتالیس ملین اور چار سو باون ہزار ریال) کی رقم ہوئی، کمپنی کے اساسی نظام کے مطابق جمع کردہ یہ ساری رقم شراکت داروں کا حصہ شمار ہو گی.

ث ـ انشورنس دوبارہ کرانے کے معاہدہ میں یہ کمپنی انشورنس دوبارہ کرنے والی بعض دوسری کمپنیوں سے مربوط ہے، اور یہ کمپنیاں اکثر طور پر اجنبی ہیں، اور تجارتی انشورنس پر قائم ہیں، اور قابل التفات تو یہ ہے کہ انشورنس دوبارہ کرانے کی رقم انشورنس کی مجموعی اقساط کے نصف سے بھی زیادہ بنتی ہیں.

جو کچھ اوپر بیان ہوا ہے اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ انشورنس کی مجموعی اقساط میں نصف سے زیادہ تو مملکت سعودی عرب سے باہر منتقل کر دی جاتی ہیں، اور تجارتی انشورنس کے معاہدے کا طریقہ یہی ہے.

دوم:

کمپنی کی بعض حرام کردہ اعمال میں سرمایہ کاری:

کمپنی نے انشورنس کروانے والوں کے مال کی سرمایہ کاری حرام رسیدوں میں کر رکھی ہے، اور ان رسیدوں کی قیمت 2003 کے مالی سال میں (430.525.000 چار سو تیس ملین اور پانچ سو پچیس ہزار ریال) تك جا پہنچی تھی، جو کہ انشورنس کے اجمالی عمل کے 24 % چوبیس فیصد کے برابر بنتا ہے.

اور ایسے ہی کمپنی نے شراکت داروں کے مال کی حرام رسیدوں میں سرمایہ کاری کی جس کی قیمت 2003 کے مالی میں (34.981.000 چونتیس ملین اور نو سو اکیاسی ہزار ریال) تك جا پہنچی، جو کہ شراکت داروں کے اجمالی حقوق

کے 8 % آٹھ فیصد کے برابر ہے.

اس کے علاوہ کمپنی ایک تجارتی انشورنس کمپنی کے 50 % پچاس فیصد کی مالک بھی ہے.

1 ـ تعاونی انشورنس کو شرعی قوانین و ضوابط کے ساتھ متفق کرنے اور انشورنس کے اہداف پورے کرنے والی تجاویز:

ا ـ تعاونی انشورنس کے ادارے کی شراکت کمپنی بنائے جس میں شراکت داروں کے لیے ایک مالی ادارہ ہو جو حقیقتا انشورنس کے عمل کے مالی ادارہ سے منفصل اور علیحدہ حیثیت کا ملك ہو.

ب ـ شراکت والی کمپنی انشورنس کی مجموعی اقساط سے دفتری اور اور کام کے اخراجات منہا کرنے کا حق رکھے، اور انشورنس کے کام کو بطور نیابت اور وکیل سرانجام دینے کے عوض میں اجرت حاصل کرنے کی متقاضی ہے، اور اسی طرح کمپنی انشورنس کروانے والوں کے مال کو بھی کسی حلال اور مباح کام میں سرمایہ کاری کرے، اور اس سے وہ شریك مضاربت ہونے کی بنا پر کچھ تناسب سے منافع لے.

ت ـ کمپنی کو حرام مثلا رسیدوں وغیرہ حرام کام میں سرمایہ کاری سے اجتناب کرنا چاہیے، چاہے وہ سرمایہ کاری شراکت داروں کے ساتھ خاص ہو یا پھر انشورنس کے عمل کے ساتھ.

ث ـ کمپنی کا انشورنس کرانے والے کو دونوں قسموں جائز اور ممنوع میں معاوضہ دینے کا التزام کرنا، جائز اس طرح کہ کمپنی امانت اور پیشہ وری سے انشورنس کے کام سرانجام دے، جب بھی اس نے اس میں کوئی کمی کی تو اس تقصیر پر ہونے والے نقصان اور معاوضہ کی ذمہ دار کمپنی ہو گی، اور ممنوع اس طرح کہ کمپنی مطلقا معاوضہ دینے کا التزام کرے چاہے ضرر اور نقصان کمپنی کی طرف سے ہو یا کسی اور کی طرف سے، یہ تعاونی انشورنس کے قاعدہ سے معارض اور مخالف ہے، اور اس کے بدلے میں کمپنی کو حق ہے کہ وہ انشورنس کی قسطوں سے احتیاطی رقم جمع کرے، اور یہ احتیاطی رقم شراکت داروں کے حقوق کے ساتھ خاص نہ ہو، بلکہ یہ انشورنس کے اعمال کے ساتھ خاص رہے.

ج ـ کمپنی خطرات کو ختم کرنے کے لیے انشورنس دوبارہ کرنے کے معاہدے سے اس شرط کے ساتھ مربوط ہو سکتی ہے کہ: یہ معاہدے تعاونی انشورنس کی طرح کے ہوں.

آخر میں اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ کمپنی کے ذمہ داران کو ہر قسم کی بھلائی اورخیر کے کاموں کی توفیق عطا فرمائے، اور ہمیں اور انہیں اور سب مسلمانوں کو ایسے کام کرنے کی توفیق سے نوازے جو اللہ تعالی کو پسند ہوں اور جو اسے راضی کرنے کا باعث ہوں، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

دستخط کرنے والے علماء کرام:

1 ۔ ڈاکٹر: محمد بن سعود العصیمی، مدید عام مجموعہ شرعیہ بنك البلاد.

2 ۔ ڈاکٹر یوسف بن عبداللہ الشبیلی عضو ہیئۃ التدریس معھد العالی للقضاء جامعۃ الامام ریاض

3 ۔ ا ڈاکٹر سلیمان بن فھد العیسی، استاد دراسات العلیا جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیۃ ریاض

4 ۔ ا ڈاکٹر صالح بن محمد السطان استاد فقہ جامعۃ القصیم

5 ۔ ڈاکٹر عبد العزیز بن فوزان الفوزان استاد مشارك جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیۃ ریاض

6 ۔ ڈاکٹر عبد اللہ بن موسی العمار استاد مشارك جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیۃ ریاض

واللہ اعلم .